السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چیچہ وطنی سے محمد صادق لکھتے ہیں کہ زیدنامی ایک شخص کے قادیانی ماموں جرمنی میں رہتے ہیں ۔ اور دو چار سال بعدچند ماہ کےلئے پاکستان زیدکی والدہ اوراس کے خاندان سےملنے آتے ہیں ۔ زیداوراس کا خاندان ان کے ساتھ بیٹھ کرکھانا کھاتا ہے ۔ نیز زیداپنی والدہ کے ہمراہ جب ربوہ میں ان سےملنے جاتے ہیں توان کے گھر سے کھاناوغیرہ کھاتے ہیں ۔ تحائف کا تبادلہ بھی ہوتا ہے ۔ اور غمی خوشی میں بھی ایک دوسرے کے شریک ہوتے ہیں ۔ جب کوئی اعتراض کرتا ہے توکہتے ہیں کہ ہم توصرف دعوت دین کےلئے ان سے میل جول رکھتے ہیں ، اس صورت حال کے پیش نظر مندرجہ ذیل سوالات کا جواب قرآن وسنت کی روشنی میں درکار ہے ۔

1۔ مرزائیوں کےلیے دعوت طعام کا اہتمام کرنا اور ساتھ بیٹھ کرکھانا جائزہے ۔ جبکہ مقصوددعوت دین ہو ، اگر گھر میں ان کےلئے علیحدہ برتنوں کا انتظام کردیا جائے توشرعاکیسا ہے ؟

2۔ دعوت دین کےلئے ان سے میل جول رکھنا شرعاکیسا ہے ؟

3۔ مرزائیوں سے تحفے تحائف کا تبادلہ ان کے گھر سے کھانا اوران کا ذبیحہ جائزہے ؟

4۔ مرزائیوں سے تعلق رکھنے والے کی دعوت یا دعوت طعام میں شرکت کی جاسکتی ہے ؟

5۔ مرزائیوں کی غمی خوشی میں شریک ہونا جائزہے ؟

6۔ اگر زیداپنے ماموں مرزائی سے قطع تعلقی کرتا ہے تواس کی والدہ ناراض ہوجاتی ہے ایسی صورت میں کیا کیا جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوالوں کے ترتیب وار جوابات سے قبل کچھ تمہیدی گزارشات پیش خدمت کرتے ہیں تاکہ جوابات سمجھنے میں آسانی ہو۔

واضح رہے کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے ،ارشاد باری تعالیٰ ہے : '' لوگو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں ہاں وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں ۔'' (الاحزاب/33 :40)

اس آیت کا سیاق وسباق قطعی طورپراس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ یہاں خاتم النبیین کے معنی آخرالنبیین کے ہیں ، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت ختم کردینے والے ہیں ۔ اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والانہیں ہے ۔ اس معنی کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات سے بھی ہوتی ہے ، فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے : ''پس میں آیا اور میں نے انبیاء کا سلسلہ ختم کردیا ۔'' (صحیح مسلم)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے ۔'' (صحیح بخاری)

اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''میں سب کے بعد آنے والاہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ۔'' (ترمذی)

یہی وہ عقیدہ ختم نبوت ہے جس کا منکر مرتد اور واجب القتل ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جن لوگوں نے بھی دعویٰ نبوت کیا ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے جنگ کی اور عقیدہ ختم نبوت پر آنچ نہ آنے دی ۔ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے کےلئے یہ مسئلہ توحید باری تعالیٰ کے ساتھ اس امر کا اقرار کرنا انتہائی ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سلسلہ نبوت ختم ہوچکا ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے آخری نبی ہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا تشریعی یا غیر تشریعی ، ظلی یا بروزی کوئی نبی نہیں آسکتا ۔ نیز عقیدہ ختم نبوت ایمان کا ایک ایسا جزوہے جس کے انکار سے ایمان ہی قائم نہیں رہتا ۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مدعیان نبوت کو دجال کذاب اور مفتری قرار دیا ہے ۔ انہی میں سے ایک مرزاغلام احمد قادیانی ہے ۔ جس نے قرآن وحدیث کی صریح نصوص کے خلاف دعویٰ نبوت کیا ، اس بنا پر مرزا قادیانی اوراس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں ۔ چونکہ یہ نص قطعی کی مخالفت کرتے ہیں ۔ لہذا یہ صرف کافر ہی نہیں بلکہ مرتد واجب القتل ہیں ۔ یہ ایسے مارآستین ہیں جو کلمہ کی آڑ میں لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ۔ ان کی حمایت کرنا بہت بڑا جرم ہے ۔ ان کے متعلق نرم گوشہ رکھنے والا اگر جہالت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے توکفر نہیں البتہ خطرہ ہے کہ حمایت کرتے کرتے کہیں ان کے ساتھ شامل نہ ہوجائے ، لہذا ایسے آدمی کو اپنے متعلق نظرثانی کرنی چاہیے کیونکہ قرآن مجید نے شریعت اسلامیہ کے ساتھ مذاق کرنے والوں کی حمایت کرنے والوں کو تنبیہ کی ہے کہ اگر تم بازنہ آئے توتم بھی ان جیسے ہوگے ۔ (النساء/4 :140)

نیز یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ کفار کے ساتھ تعلقات کی تین اقسام ہیں جن کی وضاحت ضروری ہے ۔

1۔ موالات

(دوستی اور قلبی تعلقات رکھنا یہ تو کسی حال میں درست نہیں ہیں۔ قرآن کریم نے سختی سے روکا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مومنو! کسی غیر (مسلم) کو اپنا رازداں نہ بناؤ۔'' (آل عمران 3/ :118)

2۔ مدارات

ظاہری طور پر خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا ایسا کرنا رفع ضرر اور مصلحت دین کے پیش نظر جائز ہے۔ ذاتی مفاد یا دنیوی منفعت کے لئے ایسا کرنا درست نہیں ہے۔

3۔ مواسات

ضرورت مند پر احسان اور نفع رسانی کا اقدام یہ صرف ایسے کفار کے ساتھ کیا جاسکتا ہے جو اہل حرب نہ ہوں۔ یعنی اسلام اور اہل اسلام کو نیچا دکھانے میں مصروف نہ ہوں۔ اگر مخالفت کرتے ہوئے میدان میں اتر آئیں اور اہل اسلام کو تکلیف دینے کے لئے منصوبہ سازی میں سر گرم عمل ہوں تو ایسے کفار کے ساتھ مواسات درست نہیں ہے۔ سورہ ممتحنہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کافر دشمن اور کافر غیر دشمن کو ایک ہی درجہ میں رکھنا درست نہیں بلکہ ان میں فرق رکھنا چاہیے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خیر پسند لوگوں کے ساتھ خیر خواہانہ تعلقات کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس تمہید کے بعد ان سوالات کا ترتیب وار جواب دیا جاتا ہے۔

دعوت دین کی خاطر مرزائیوں کے لئے دعوت طعام کا اہتمام

بلاشبہ دعوت دین شریعت اسلام کا اہم فریضہ ہے جس کے کچھ اصول وضوابط ہیں اور آداب شرائط ہیں۔ سب سے بڑا ضابطہ یہ ہے کہ داعی صاحب علم ہو اور دعوت بھی علی وجہ البصیرت دی جائے، نیز دعوت دیتے وقت ایسا پر حکمت انداز اختیار کیا جائے جو دین اسلام کے شایان وشان ہو کہ دعوت دیتے وقت اسلام کا کوئی دوسرا ضابطہ مجروح نہ ہو، صورت مسئولہ میں زید کا ماموں دو چار سال بعد چند دنوں کے لئے اس کی والدہ سے ملنے آتا ہے تو زید ان کی ضیافت کرتا ہے۔ جب لوگوں کی طرف سے اعتراض ہوتے ہیں تو مہمان نوازی کو دعوت دین کا نام دے دیتا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ ایک چور دروازہ تلاش کیا گیا ہے جس کی آڑ میں رشتہ داری کو مستحکم کیا جاتا ہے۔ جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا عمل اس کے بالکل برعکس تھا۔ انہوں نے مسیلمہ کذاب اور اس کے پیرو کار لوگوں سے کوئی رواداری نہیں کی، دعوت دین کا سلسلہ تو ہر وقت رہنا جاری رہنا چاہیے نہ کہ دو چار سال بعد چند دنوں کے لئے جبکہ مرتدین (مرزائی) مہمان بن کر زید کے گھر اتر آئیں۔ یہ تمام چیزیں ایک مسلمان کی دینی غیرت کے خلاف ہیں۔ ان پر اتمام حجت ہو چکی ہے اور دعوت دین بھی انھیں مل چکی ہے۔ اب اس بات کی ضرورت ہے کہ انھیں احساس دلایا جائے کہ ہمارے ارتداد کی وجہ سے ہمارے رشتہ دار ہم سے نفرت کرتے ہیں۔ اور ہم سے دور رہتے ہیں جب کہ زید کے کردار میں یہ چیزیں تلاش کے باوجود نہیں ملتیں، ان کے لئے اپنے گھر میں مہمان نوازی کی خاطر علیحدہ برتنوں کے اہتمام سے بھی ایمانی غیرت کا احیاء نہیں ہو گا کیونکہ انہیں ضیافت کے ذریعے پورا پورا احترام مل گیا ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان سے اعلان بیزاری کر دیا جائے اور کھلانے پلانے کے تمام چور دروازوں کو بند کر دیا جائے، انہوں نے خود مسلمانوں کے ہاں اپنے احترام کو ختم کر لیا ہے تو ہمیں اس قدر تکلفات میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے، واضح رہے کہ ضیافت کا تعلق موالات سے ہے جس کی شریعت میں کفار سے اجازت نہیں ہے۔

دعوت دین کی خاطر مرزائیوں سے میل جول رکھنا

اس کا جواب بھی سابقہ سطور میں دیا جا چکا ہے کہ اگر اس سے مراد گھر میں بلا کر مہمان نوازی کرنا ہے اور ان کی خوشی غمی میں شریک ہونا ہے تو ایسا کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں، ایسے میل جول کے بغیر بھی دعوت دین کا فریضہ انجام دیا جاسکتا ہے، مرزا قادیانی کے دجل وفریب کو واضح کیا جائے کہ وہ انگریز کا کاشت کردہ پودا تھا اور اس نے دعویٰ نبوت کرکے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے، اس طرح ان پر مرزائیت کی حقیقت بے نقاب کی جائے اور یہ دعوت دین خط وکتابت کے ذریعے سر انجام دی جاسکتی ہے۔ بہر حال دعوت دین موسمی نہیں بلکہ ہر وقت جاری رہنی چاہیے لیکن اس کی آڑ میں تعلقات کی استواری جائز نہیں ہے۔

مرزائیوں کے گھر کا کھانا ان کے ذبیحہ وغیرہ

نبوت کے مدعیان نے ایک ایسا جرم کیا ہے جس کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان سے بچنے اور دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے، اس بنا پر مرزائیوں سے رشتہ ناطہ کرنا، ان کے گھر سے کھانا پینا اور ان کا ذبیحہ استعمال کرنا سب ناجائز اور حرام ہے۔ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ''کہ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو مشتبہ چیزوں کی پیروی کرتے ہیں تو ایسے لوگوں سے دور رہو۔'' (صحیح بخاری)

اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا تقاضا یہ ہے کہ مرزائیوں سے کسی قسم کا میل ملاپ نہ رکھا جائے اور نہ ہی ان کے گھر سے کھانا کھایا جائے، نیز یہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں، لہذا ان کے ذبیحہ کا کوئی اعتبار نہیں، یاد رہے کہ انھیں اہل کتاب پر قیاس نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ لوگ دین اسلام قبول کرکے پھر مرتد ہوئے ہیں۔ جبکہ اہل کتاب نے سرے سے دین اسلام قبول ہی نہیں کیا ہوتا، بہر حال ایمانی غیرت کا تقاضا یہی ہے کہ ان سے حتی المقدور اجتناب کیا جائے۔

مرزائیوں سے تعلقات رکھنے والے کی دعوت طعام یا دعوت افطار میں شرکت کرنا

بلاشبہ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج اور ان کے ساتھ تعلقات رکھنے والا اگر جہالت کی وجہ سے ایسا کرتا ہے تو کفر نہیں اگر ہٹ دھرمی کی وجہ سے ایسا کرتا ہے تو جرم عظیم کا مرتکب ہے اندیشہ ہے کہ تعلق داری کا اس حد تک خیال رکھنے کی وجہ سے کہیں ان کے ساتھ شامل نہ ہو جائے، لہذا دوسرے مسلمانوں کو چاہیے کہ اسے اچھے انداز سے سمجھائیں اور اسے قائل کریں، اگر وہ باز نہیں آتا تو ایسے انسان کی دعوت طعام اور دعوت افطار میں شرکت بہتر نہیں تاکہ اسے کچھ نصیحت حاصل ہو۔ بالخصوص وہ لوگ جو معاشرہ میں اپنا اثرورسوخ رکھتے ہیں انہیں تو اس طرح کی دعوت میں شرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔

مرزائیوں کے ساتھ غمی وخوشی میں شرکت کرنا

سابقہ سطور میں اس بات کی وضاحت ہو چکی ہے جو شخص بظاہر احکام اسلام کا پابند ہے لیکن اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے کسی ایک منکر ہے یا اس کے عقائد میں سے کسی ایک کی ایسی بے جا تاویل کرتا ہے ۔ جس سے وہ عقیدہ ہی درہم برہم ہو جاتا ہے یا وہ شخص کسی ایسے امر کا دانستہ طور پر ارتکاب کرتا ہے جو اسلام کی نظر میں موجبات کفر سے ہے تو بلاشبہ ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل ہے ، جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے منکرین زکاۃ اور حامیان مسیلمہ کذاب کے ساتھ سلوک کیا تھا ، مرزا قادیانی اور اس کی ذریت بھی اسی سلوک کی حقدار ہے ، ان سے تعلقات رکھنے سے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ۔ لہذا ان کی غمی و خوشی میں شرکت کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔ اور نہ ہی ایسا کرنا با غیرت مسلمان کے شایان شان ہے ۔

مرزائیوں کے ساتھ تعلقات ختم کرنے پر والدہ کا ناراض ہونا

والدین کی اطاعت ضروری ہے لیکن اس کی حد بندی یوں کی گئی ہے کہ ان کی اطاعت سے اسلام کا کوئی ضابطہ مجروح نہ ہو اگر والدین کی اطاعت کرنے سے اسلام کے کسی دوسرے ضابطہ پر حرف آتا ہو تو والدین کی اطاعت ترک کر کے اسلام کا تحفظ کرنا چاہیے ، حدیث میں ہے کہ خالق کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں ہے ۔ لہذا مرزائیوں سے قطع تعلقی کی صورت میں والدہ کی اطاعت کو قربان کیا جا سکتا ہے ۔ البتہ دنیاوی معاملات میں والدہ سے حسن سلوک اور اس کی خدمت کرتے رہنا چاہیے ۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی اصحاب الحدیث]

جلد:1 صفحہ:57